لڑکی کا باپ مہر معاف کرے یا لڑکی خود نزع کے وقت معاف کرے، تو معاف ہوگا؟

ریفرنس نمبر: Nor.12073 تاریخ: 25-03-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مجھے حق مہر سے متعلق دو سوالات کا حل مطلوب ہے:

(1) عاقلہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کے گھر والوں کی رضامندی سے ہو اور لڑکی کا والد لڑکے کو حق مہر معاف کر دے۔ شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے؟

(2) ہمارے ہاں بعض مقامات پر ایسا ہوتا ہے کہ جب عورت کا انتقال ہونے لگتا ہے یا وہ مرض الموت میں ہو اور اس کا شوہر حیات ہو تو اس حالت میں عورت کے ورثاء اس سے حق مہر معاف کرواتے ہیں اور عورت معاف کر دیتی ہے اور بعض جگہ عورت کے ورثاء ڈیمانڈ نہیں کرتے بلکہ عورت رسم و رواج کو دیکھتے ہوئے از خود مہر معاف کر دیتی ہے۔ اس معاف کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) بالغہ لڑکی کا حق مہر اس کا والد معاف نہیں کر سکتا اگر والد معاف کرے گا، تو جب تک لڑکی اپنی مکمل رضامندی سے اس معافی کو تسلیم نہ کر لے، حق مہر معاف نہیں ہوگا اور شوہر پر حق مہر بدستور لازم رہے گا، یونہی لڑکی نے باپ کی معافی کو قبول کیا، مگر لڑکی کی اس میں رضا شامل نہیں، تو بھی حق مہر معاف نہیں ہوگا، ہاں لڑکی نے باپ کی معافی کو اپنی مکمل رضامندی کے ساتھ قبول کیا اور شوہر نے اس معافی سے انکار نہ کیا، تو اب شوہر پر حق

مہر لازم نہ رہا۔

مہر معاف ہونے کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا﴾ترجمہ کنزالایمان:"اور عورتوں کے ان کے مہر خوشی سے دو، پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں، تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔"

(القرآن الکریم، پارہ4، سورۃ النساء، آیت:04)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا، ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ﴿طِبْنَ لَكُمْ﴾ فرمایا جس کے معنیٰ ہیں: دل کی خوشی سے معاف کرنا۔" **(تفسیر خزائن العرفان، سورۃ النساء، آیت04، ص153، مکتبۃ المدینہ)**

مہر معاف ہونے کے لیے عورت کی رضامندی ضروری ہے، جبری مہر معاف کرانا درست نہیں، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"وان حطت عن مہرھا صحّ الحط کذا فی الھدایۃ ولا بد فی صحّۃ حطّھا من الرضا حتی لو کانت مُکرھۃً لم یصحّ "یعنی عورت نے اپنا حق مہر معاف کر دیا، تو یہ ٹھیک ہے، بشرطیکہ اس کی مکمل رضامندی ہو، یہاں تک کہ اگر مجبور ہو کر معاف کیا، تو معاف نہیں ہو گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، ج1، ص313، مطبوعہ پشاور)

بالغہ لڑکی کا حق مہر اکیلا باپ معاف نہیں کر سکتا، جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:"(قولہ: وصح حطھا) الحط الاسقاط کما فی المغرب وقید بحطھا لان حط ابیھا غیر صحیح لو صغیرۃ **ولو کبیرۃ توقف عن اجازتھا ولا بدّ من رضاھا** "یعنی دُرِّ مختار میں جو یہ کہا کہ عورت اپنا مہر معاف کر سکتی ہے، تو یہ قید اس لیے لگائی کہ اگر عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے، تو معاف کرنا صحیح نہیں **اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت اور رضامندی پر معافی موقوف ہے۔** **(ردّ المحتار مع درمختار، ج4، ص239، مطبوعہ کوئٹہ)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"عورت کل مہر یا جز معاف کرے، تو معاف ہو جائے

گا، بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو اور **اگر عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے، تو نہیں کر سکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔"** (بہارِ شریعت، ج2، حصہ7، ص68، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

(2) عورت مرض الموت میں ہو یا بوقتِ نزع خود اپنا مہر معاف کرے یا بیوی سے کوئی حق مہر معاف کرائے اور بیوی اس کی تصدیق کرے، تو اس طرح مہر معاف نہیں ہو گا، جب تک دیگر ورثاء کی اجازت نہ ہو، ہاں دیگر ورثاء نے اس معافی کو تسلیم کر لیا، تو اب شوہر سے حق مہر ساقط ہو جائے گا۔

عورت مرض الموت میں ہو، تو اس حالت میں مہر معاف کرنے سے معاف نہ ہو گا، جیسا کہ بحر الرائق، فتاوی عالمگیری اور فتاوی شامی میں ہے: واللفظ للبحر "ولا بد فی صحۃ حطّھا من ان لا تکون مریضۃ مرض الموت" یعنی مہر معاف ہونے کے لیے ضروری ہے کہ عورت مرض الموت میں نہ ہو۔

(البحر الرائق، ج3، ص264، مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا: "اگر کسی نے بی بی کے نزع کے وقت اس سے کہا کہ میرا دَین مہر معاف کیا۔ اس نے زبان سے بوجہ آواز بند ہو جانے کے جواب نہ دیا، لیکن سر ہلا دیا، تو اس کا دَین مہر معاف ہوا یا نہیں؟"

اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "مرض الموت میں مہر کی معافی بے اجازت دیگر ورثاء معتبر نہیں۔" **(فتاوی رضویہ، ج12، ص181، 180، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

21 شعبان المعظم 1443ھ/25 مارچ 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے